# اشتہار میں موجود آوازوں کا اسلامی نقطہ نظر سے جائزہ

# Islamic Review of Voices Used in The Advertisement

*Dr. Shahab Naimat Khan* [1]
*Dr. Shabbir Ahmad* [2]

**Abstract:**
Human advancement in Technology has been amazing in last two decades. All the Electronic Devices are some of the examples of that advancement. Now, addressing the vast rage of masses became quite simple and effective. It takes seconds to spread one person's voice to the whole world. Therefore, businessmen are using these technologies to disseminate word of their products and services to the very end of the world to attract customers. They use the advertisement for the same purpose. On one hand, voices are used in those advertisements like human voice, animals' voices, natural voices, and musical and nonmusical instruments' voices. On the other hand, it is essential and required from every Muslim to practice Islam in every walk of life, whether it relates to beliefs, worships, social contracts, moral values or financial contracts. It is his prime duty to know Islamic ruling of every step he/she takes in his/her life. Consequently, Muslims seek to know status of advertisement and its related issues to fulfil this religious duty. One of the issues related to the advertisement is the voices used in it. This article discusses the same and tries to find out whether use of all above mentioned voices is permissible or otherwise.
Keywords: human voices, Animals' voices, natural voices, voices of music and non-music instruments.

## تعارف

آوازیں سمعی اور بصری اشتہارات کے لیے بنیادی عنصر کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان آوازوں میں انسان کی آواز ہی اشتہار اور اس کی عبارت کو سامعین و ناظرین تک منتقل کرتی ہے۔ اکثر اوقات اس انسانی آواز کے ساتھ بہت ساری دیگر آوازیں بھی شامل کر لی جاتی ہیں۔ یہ آوازیں کبھی تو پرندوں اور جانوروں کی آوازیں ہوتی ہیں، جیسے: چڑیوں کی چہچہاہٹ اور گھوڑے کی ہنہناہٹ وغیرہ، کبھی وہ قدرتی آوازیں ہوتی ہیں، جیسے: پانی کی جھنکار، ہوا کی سنسناہٹ اور آسمان کی گڑ گڑاہٹ وغیرہ،

[1]. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, BUITEMS, Quetta Shahab.naimat@gmail.com
[2]. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, BUITEMS, Quetta Shabir37@gmail.com

کبھی یہ آوازیں آلات کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہیں۔ اب یہ آلات کبھی تو موسیقی کے آلات ہوتے ہیں جیسے: بانسری، باجے اور ڈھول وغیرہ کی آوازیں۔ اور کبھی موسیقی کے آلات نہیں ہوتے، جیسے: موٹر کار یا جہازوں کی آوازیں اور مشینوں کی آوازیں وغیرہ۔ ان آوازوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ سننے والوں کے دلوں میں سرور اور فرحت کا احساس پیدا کر کے اشتہاری مصنوعات کو عوام کے سامنے پیش کیا جائے اور ان کے پیغام کا اثر زیادہ ہو۔

اس مقالہ میں ان مندرجہ بالا آوازوں کے استعمال کی شرعی حیثیت کو دیکھا جائے گا کہ آیا ان کو اشتہار میں استعمال کرنا کیسا ہے۔ اس کے لیے چار عنوانات قائم کیے گئے ہیں:

۱۔ انسانی آوازوں کا اشتہار میں استعمال

۲۔ حیوانات کی آوازوں کا اشتہار میں استعمال

۳۔ قدرتی آوازوں کا اشتہار میں استعمال

۴۔ مصنوعی آلات کی آوازوں کا اشتہار میں استعمال

## ۱۔ انسانی آوازوں کا اشتہار میں استعمال

انسانی آوازوں کو اشتہار میں اس لیے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ اشتہاری پیغام کو مطلوبہ صارفین تک پہنچایا جائے اور ان کو اس بات پر قائل کیا جائے کہ وہ مشتہرہ مصنوعات اور خدمات کو خریدیں یا استعمال کریں یا پھر مشتہرہ ادارے سے معاملات کریں۔ یہ آوازیں جو اشتہاری پیغام کو عوام تک پہنچاتی ہیں کبھی مردوں کی ہوتی ہیں، کبھی عورتوں کی اور کبھی بچوں کی۔ اس عنوان میں یہ بیان ہوگا کہ ان آوازوں کے ساتھ اشتہاری پیغام کو عوام تک پہنچانے کے عمل کا شرعی حکم کیا ہے۔

### مردوں کی آواز

مردوں کی آواز کا چھپانا شریعت کی نظر میں لازمی نہیں ہے، اس لیے اسے اشتہاری عبارات مطلوبہ عوام تک پہنچانے کے لیے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت محمد ﷺ کے زمانہ میں لوگ اپنی چیزیں بیچنے کے لیے بازار میں آوازیں لگاتے تھے، نبی کریم ﷺ نے انہیں اس کام سے منع نہیں فرمایا، بلکہ حضرت زاہر رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو بازار میں پیچھے سے پکڑا تھا اور پھر آواز لگائی تھی کہ یہ غلام کون خریدے گا؟[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آواز لگانا جائز ہے۔ اس طرح بازار میں آواز لگانا بھی اشتہار کے مختلف طریقوں میں سے ایک ابتدائی اور سادہ طریقہ ہے۔

مردوں کی آواز اشتہار میں استعمال کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اس میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں۔

---

[1]۔ أبو یعلیٰ، أحمد بن علی (۱۴۰۴ھ، ۱۹۸۴ء) المسند، ط: دار المأمون للتراث دمشق، ۱۷۳/۶

Abū Yaalā, Ahmed bin Ali, (1404 H, 1984 CE) *Al-Musnad*, Dār-ul-Māmūn li Turās Damascus, 173/6

ا۔ اس میں جھوٹ نہ ہو، کیونکہ جھوٹ بولنا منافق کی علامات میں سے ہے۔[1]

۲۔ اس میں فحش باتیں نہ ہوں۔ فحش باتیں کرنا برے اخلاق میں سے ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بارے میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہ تو فحش گو تھے اور نہ تو فحش گوئی کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے: تم میں سے بہترین وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔[2]

۳۔ اس میں غیبت نہ ہو۔ اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے:

**لا يغتب بعضكم بعضا، أيحب أحدكم أن يأكل لحم أخيه ميتا فكرهتموه** ۔[3]

''تم آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تم اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھاؤ(اگر تمہیں یہ کرنا پڑے تو) تم اس سے گھن کرتے ہو۔''

۴۔ اس میں کسی دوسرے کی چیز پر عیب نہ لگایا گیا ہو۔ اللہ رب عظیم کا ارشاد مبارک ہے:

**"ولا تلمزوا أنفسكم."**[4]

''اور آپس میں ایک دوسرے کا عیب تلاش نہ کرو۔''

## عورتوں کی آواز

تمام مذاہب اربعہ اس بات پر متفق ہیں کہ عورت کی آواز اپنی ذات میں دوسروں کے لیے سننا جائز ہے اور اس کا چھپانا شرعی طور پر لازم نہیں اگر فتنہ کا خوف نہ ہو۔ البتہ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ ترنم، اتار چڑھاؤ اور آواز کو کھینچ کر سریلا بنانا نہ پایا جائے جس سے مردوں کو اپنی طرف مائل کرنا اور ان کی شہوت ابھارنا مقصد ہوتا ہے۔[5]

علمائے کرام نے اس بات پر کہ عورت کی آواز کا کسی اجنبی مرد کے لیے سننا جائز ہے، ان باتوں سے استدلال کیا ہے:

ا۔ اللہ تعالی نے امہات المومنین (رضی اللہ تعالی عنھن) سے قرآن کریم میں فرمایا:

**"فلا تخضعن بالقول فيطمع الذى فى قلبه مرض وقلن قولا معروفا۔"**[6]

---

[1]۔ بخاری، محمد بن إسماعیل، (۱۴۰۷ھ، ۱۹۸۷ء) الجامع الصحیح، ط: دار ابن کثیر الیمامۃ بیروت، ۲۱/۱

Bukhari, Muhammad bin Ismail, *Al-Jāme As-Sahīh*, Dar Ibn e Kathīr Al-Yamāmah Beirut, 21/1

[2]۔ ایضاً، ۱۳۰۵/۳ — Ibid, 1305/3

[3]۔ الحجرات، ۴۹: ۱۲ — Al-Hujrāt, 49:12

[4]۔ ایضاً، ۴۹: ۱۱ — ibid, 49:11

[5]۔ ابن عابدین، محمد أمین (۱۴۲۳ھ، ۲۰۰۳ء)، ردالمحتار علی الدر المختار، ط: دار عالم الکتب الریاض، ۷۹/۲۔

Ibn e ĀbIdīn, Muhammad Amin, *Radd-ul-Muhtār Alā Durril Mukhtār*,Riyadh,Dar Ālim Al-Kutub, 79/2.

[6]۔ الاحزاب، ۳۳: ۳۲ — Al-Ahzāb, 33:12

کسی سے نرم لہجہ میں بات نہ کرو کہ وہ شخص جس کے دل میں کھوٹ ہے طمع کرنے لگے اور ان سے عام رواج کی بات کرو۔

وجہ استدلال یہ ہے کہ امہات المومنین رضی اللہ تعالی عنہن کو اللہ تعالی نے اجنبیوں سے معروف طریقے پر بات کرنے کی اجازت دی ہے اس سے معلوم ہوا کہ عورت کی آواز کا چھپانا شرعی طور پر لازمی نہیں ہے ورنہ اللہ تعالی ان کو سرے سے بات کرنے کی ہی اجازت مرحمت نہ فرماتے۔

۲۔ صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ تعالی، امہات المومنین رضوان اللہ تعالی علیہن اور دیگر خواتین سے احادیث روایت کرتے تھے۔اس پر کسی صحابی نے نکیر نہیں کی۔ اگر عورتوں کی آواز کا چھپانا ضروری ہوتا تو پہلے تو ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن ہی اپنی آواز ظاہر نہ کرتیں اور دوسرے یہ کہ خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم بھی ان کی آواز سے احتراز کرتے۔

۳۔ خواتین صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم کے زمانہ سے مردوں سے پردے کے اندر رہ کر سوال، مشاورت اور سلام وغیرہ جیسی چیزوں میں کلام کرتی رہی ہیں۔[1] اس پر کسی کی طرف سے انکار کرنا ثابت نہیں۔

مذکورہ بالا باتوں کی بنیاد پر یہ کہنا درست ہے کہ عورت کی آواز کا اشتہار میں استعمال کرنا تاکہ عوام کو اشتہاری پیغام پہنچایا جائے، اپنی ذات میں جائز ہے بشرط یہ کہ فتنہ کا خوف نہ ہو۔ لیکن آج کل کے پر فتن دور میں اس طرح عورت کی آواز استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے، کیونکہ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ موجودہ دور کے اشتہارات میں نہ صرف عورت کی آواز استعمال کرنے میں مبالغہ کیا جارہا ہے، بلکہ خود عورت کو اس قدر کثرت سے اشتہارات وغیرہ میں اپنی مصنوعات اور خدمات کی ترویج کے لیے استعمال کیا جارہا ہے کہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اشتہارات میں عورت صرف نفسانی خواہشات ابھارنے کے لیے استعمال کی جارہی ہے۔اس کی آواز میں ترنم، لے، اتار چڑھاؤ اور نرمی پیدا کی جاتی ہے تاکہ نفسانی جذبات اور شہوت کو شہ دی جا سکے۔ اس لیے بہتر تو یہ ہے کہ عورت کی آواز استعمال ہی نہ کی جائے، لیکن جہاں اشد ضرورت ہو تو ایسے طریقے سے استعمال کی جائے جہاں مذکورہ شرعی مفاسد نہ پائے جائیں۔ واللہ أعلم

## ۲۔ حیوانات کی آوازوں کا اشتہار میں استعمال

اللہ تعالی نے جانوروں میں بھی ایسی خوبصورتی رکھی ہے کہ بہت سارے صارفین کے دل موہ لیتی ہے۔اسی خوبصورتی اور زینت کو اللہ رب کریم نے قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ہے:

ولكم فيها جمال حين تريحون وحين تسرحون [1]-

---

[1] غزالی، أبو حامد محمد بن محمد، (۱۴۱۲ھ، ۱۹۹۲ء) إحیاء علوم الدین، دار الحدیث قاھرۃ، ۴۳۸/۲.

Ghazali, Muhammad bin Muhammad, (1412 H, 1992 CE) *Ihyā-e-Ulūm-ud-Din*, Cairo,Dār Al-Hadith, 438/2

''اور تمہارے لیے ان چوپاہوں میں، جب تم انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور صبح چرانے جاتے ہو، خوبصورتی ہے۔''

آگے ایک آیت کے بعد ارشاد ہے:

''والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینة ویخلق مالا تعلمون[2]۔

''اور گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کیے، تاکہ تم ان کی سواری کرو اور ان میں تمہارے لیے زینت ہے اور وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم نہیں۔''

اسی طرح ان کی آواز میں بھی ایک امتیاز رکھا ہے، جن کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ جیسے: کوئل کی کوکو، چڑیوں کی چوں چوں، کبوتروں کی غٹرغوں، گھوڑوں کا ہنہنانا، بکریوں کا ممیانا اور گائے کا رانبھنا وغیرہ۔ اللہ تعالی نے ان میں ایک قدرتی ترنم رکھا جو قدرت کی اور قدرتی مناظر کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے اور انسان ان کی آواز سن کے پہچان لیتا ہے کہ یہ کس جانور یا پرندے کی آواز ہے۔

اللہ تعالی کے نازل کردہ دین اسلام میں کچھ جانوروں کی آوازوں کے وقت خاص دعائیں بھی سکھلائی گئیں ہیں۔ مثلا مرغے کی ککڑوکوں کے وقت یہ حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالی سے اس کا فضل مانگو، کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہے۔ اور اگر گدھے کی ہیچوں ہیچوں سنو تو اللہ تعالی کی شیطان مردود سے پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہوتا ہے۔[3]

اس لیے جانوروں کی آوازیں استعمال کرنا جائز ہے، سوائے ان جانوروں کے جن سے اللہ تعالی نے دور رہنے کا حکم دیا ہے اور جن کی آواز کے وقت پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے، جیسے: خنزیر اور گدھا۔ اس لیے کہ اصل حکم تو چیزوں کے بارے میں یہ ہے کہ وہ مباح ہیں اور ان کا استعمال جائز ہے، لہذا جانوروں کی آوازوں کے اشتہار میں استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں۔ البتہ اگر ان کے استعمال میں کوئی اور شرعی ممنوع چیز لگ جائے تب اس کا حکم الگ ہو سکتا ہے، جیسے کہ کسی جانور کی آواز سننے اور دیکھنے والوں کو ڈرانے اور خوفزدہ کرنے کے لیے استعمال کی جائے تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ جیسے شیر یا بھیڑیے کی آواز سے ڈرانا یا خوف زدہ کرنا مقصود ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔[4]

---

[1]۔ النحل، ۱۶: ۶
Al-Nahal,16:6

[2]۔ النحل، ۱۶: ۸
Al-Nahal,16:8

[3]۔ بخاری، الجامع الصحیح، ۱۲۰۲/۳
Bukhari, *Al-Jāme As-Sahīh*, 1206/3

[4]۔ أبو داؤد، سلیمان بن أشعث سجستانی، السنن، دار الکتاب العربی بیروت، ۴۵۸/۴
Abu Dāwūd, Sulaimān bin Ash'as Sajistānī, *As-Sunan*, Beirut, Dār Al-Kitāb Al-Arabi, 458/4

## ۳۔ قدرتی آوازوں کا اشتہار میں استعمال

اللہ تعالی نے اپنی قدرت کے نظام میں بھی ایسی آوازیں ودیعت کی ہیں جو اس کے منظر کے ساتھ ساتھ ان آوازوں سے کانوں میں رس گھولتی ہیں اور انسان کو یہ کہنے پر مجبور کرتی ہیں :

"تبارک اللہ أحسن الخالقین۔"[1]

"اللہ تعالی با برکت ہے سب سے بہتر بنانے والا ہے۔"

یہ آوازیں بارش کی رم جھم کی صورت میں ہوں، ہوا کی سرسراہٹ کی صورت میں، سمندروں کی ٹھاٹھیں ہوں یا پھر لہلہاتے کھیتوں میں سے ہوا کے گزرنے کی سریلی آوازوں کی صورت میں، ان کے ترنم اور وجد پیدا کرنے کے اثر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر یہی آوازیں اشتہار میں اشتہاری پیغام کو پہنچانے کے پس منظر میں چلائی جائیں تو شرعی اعتبار سے بھی کوئی ممانعت معلوم نہیں ہوتی۔ نہ تو ان میں کوئی ایسی چیز پائی جاتی ہے جس سے نفسانی خواہشات کے ابھرنے کا امکان ہو۔ اس لیے ان کو اشتہار میں صارفین کی توجہ حاصل کرنے کے لیے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر یہ شرعی اصول بھی ہے کہ اصل حکم چیزوں کے اندر جائز ہونے کا ہے، الا یہ کہ کوئی دلیل اس کے حکم کو تبدیل کرنے والی موجود ہو۔ جبکہ یہاں منع کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

## ۴۔ مصنوعی آلات کی آوازوں کا اشتہار میں استعمال

اکثر اوقات اشتہاری پیغام صارفین تک پہنچانے کے لیے سمعی وبصری وسائل اشتہار پس منظر میں مصنوعی آلات کی آوازیں بھی چلاتے ہیں۔ ان مصنوعی آلات میں سے کچھ تو ایسے ہوتے ہیں جن کو بنایا ہی موسیقی اور لہو ولعب کے لیے گیا ہے اور اکثر ان کا استعمال بھی انہی مقاصد کے لیے ہوتا ہے، جیسے: بانسری، ڈھول اور گٹار وغیرہ کچھ اور ہیں جو بنائے تو کسی اور مقصد کے لیے جاتے ہیں، لیکن ان سے بھی آوازیں پیدا ہوتی ہیں، جیسے، گاڑیاں، ٹرینیں اور جہاز وغیرہ۔ اس عنوان کے تحت یہ بیان کرنا ہے کہ ان آوازوں کو اشتہار کے پس منظر میں استعمال کرنے کی گنجائش ہے یا نہیں۔

### آلات موسیقی کی آوازوں کا اشتہار میں استعمال

ان آلات میں سے ایک 'دف' ہے اور اس کے نکاح کے موقع پر استعمال کے جواز پر تمام علماء متفق ہیں۔[2] رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: نکاح کا اعلان کیا کرو اور اسے مساجد میں کیا کرو اور اس کو مشہور کرنے کے لیے دف بجایا کرو۔[3]

---

[1]۔ المؤمنون، ۲۳: ۱۴ — Al-Muminūn, 23:14

[2]۔ ابن ھمام، کمال الدین محمد بن عبد الواحد، (۱۴۱۵ھ) فتح القدیر، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۸۱/۳۔

Ibn-e-Humām, Muhammad bin Abdul Wahid, (1415H) *Fathul Qadīr*, Beirut, Dārul Kutub Al-Ilmiyah, 181/3

[3]۔ ترمذی، أبو عیسی محمد بن عیسی، السنن، ط: دار إحیاء التراث العربی بیروت، ۳۹۸/۳

اب سوال یہ ہے کہ کیا دف کو نکاح کے علاوہ کسی موقع پر استعمال کرنا کیسا ہے؟ مثلاً عیداور کسی کی آمد پر دف بجانا وغیرہ۔ اس کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے اور ان سے دو قول منقول ہیں:

پہلا قول: احناف میں سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی کے مطابق نکاح کے علاوہ دف بجانا اس صورت میں جائز ہے کہ جب کوئی عورت کسی بچے کے لیے بغیر کسی گناہ کے بجائے۔[1] مالکیہ کے ایک قول اور بعض حنابلہ کے مطابق نکاح کے علاوہ دف عید، کسی کی آمد اور ختنہ کروانے پر بجانا جائز ہے۔[2] شافعیہ کے مطابق نکاح کے علاوہ ختنہ کروانے پر دف بجانا مباح ہے۔اس کے علاوہ صورتوں میں شافعیہ کا اختلاف ہے۔[3]

جو حضرات دف کے نکاح کے علاوہ جگہوں پر استعمال کرنے کو جائز فرماتے ہیں، وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا: رسول اللہ میرے ﷺ پاس تشریف لائے تو میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے نغمے گا رہیں تھیں۔ آپ ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا۔ حضرت أبو بکر رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائےاور فرمایا: شیطان کی نشانی نبی ﷺ کے پاس۔ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ان کو چھوڑ دو۔[4]

دوسرا قول: جو حضرات دف کو نکاح کے علاوہ جگہوں پر مباح قرار نہیں دیتے ان کی دلیل حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا فرمان ہے کہ دف حرام ہے[5] یہی مذہب ہے حنفیہ اور بعض شافعیہ وحنابلہ کا اور مالکیہ کا مشہور قول بھی یہی ہے۔[6] ان دونوں اقوال میں سے محتاط بات یہ ہے کہ دف سوائے شادی بیاہ کے دیگر مقامات پر استعمال کرنے سے پرہیز کیا جانا چاہیے، تاکہ دف کا جو استثناء آلات موسیقی میں سے ہے وہ نکاح کے معاملہ تک ہی رہے۔

---

Tirmidi, Abu Essa Muhammad bin Essa, *As-Sunan*, Beirut, Dar Ihya At Turaas Al Arabi,398/3

[1]۔ ابن عابدین، ردالمحتار علی الدر المختار، ۲۰۲/۸۔

Ibn e Abdeen, Rudul Muhtaar Ala Dur il Mukhtaar, 202/8

[2]۔ ابن قدامہ، مجد الدین أبو محمد عبد اللہ بن أحمد مقدسی(۱۴۱۴ھ، ۱۹۹۴ء) المغنی، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۹/۷۔

Ibn e Qudāmah, Abdullah bin Ahmed Muqaddesī, (1414H, 1994 CE) *Al-Mughnī*, Beirut, Dārul Kutub Al Ilmiya, 9/7.

[3]۔ نووی، محی الدین بن شرف، (۱۴۱۲ھ، ۱۹۹۱ء) روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین، ط: المکتب الإسلامی بیروت، ج:۱۱، ص:۲۲۸

Naw'wi, Muhiyuddin bin Sharaf, (1412H, 1991CE) Rouzat ut Tālebīn wa Umdah tul Muftīn, Beirut, Al Muktab ul Islami, 228/11

[4]۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، (۱۳۴۴ء) السنن الکبری، ط: حیدر آباد، مجلس دائرۃ المعارف النظامیۃ الکائنۃ فی الہند، ۲۱۸/۱۰

Baih'qi, Abu Bakar Ahmed bin Husain, (1344H) As Sunan ul Kubra, P: Mujlis Dairaul Maarif An Nizamia Al Kainah fil Hind Haider Abad, 218/10

[5]۔ ایضاً ۱۰/:۲۲۲ Ibid,222/10

[6]۔ ابن قدامہ، المغنی، ۶/۷۔ Ibn e Qudama, Al Mughni, 6/7

دف کے علاوہ دیگر آلات موسیقی کے بارے میں علمائے کرام کے دو اقوال ہیں:

پہلا قول: دف کے علاوہ تمام آلات موسیقی حرام ہیں۔ یہ قول جمہور حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا ہے۔[1]

دوسرا قول: تمام آلات موسیقی مباح ہیں۔ یہ قول ابن حزم ظاہری کا ہے۔[2]

پہلے قول کی دلیل: پہلے قول کے قائل علمائے کرام کی دلیل یہ حدیث ہے۔ حضرت محمد مصطفی ﷺ کا ارشاد ہے: یقینا میری امت میں سے ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجھیں گے۔[3]

اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ ایسے لوگ آنے والے ہیں جو اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء کو حلال سمجھیں گے اور ان اشیاء میں سے آلات موسیقی کو بھی ایک قرار دیا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ تمام آلات موسیقی سوائے دف کے حرام ہیں۔

دوسرے قول کی دلیل: ابن حزم ظاہری اپنے قول کے لیے حضرت نافع رحمہ اللہ تعالی کی بیان کردہ روایت پیش کرتے ہیں کہ حضرت نافع جو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں، انہوں نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے موسیقی کی آواز سنی۔ تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے دیں اور راستہ سے دور ہو گئے۔ اور مجھ سے کہا: اے نافع! کیا آپ کچھ سن رہے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں سے اٹھا لیں۔اور فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا تو انہوں نے اسی طرح سنا تو اسی طرح کیا۔[4]

اس حدیث سے استدلال اس طرح کیا گیا ہے کہ اگر آلہ موسیقی نبی کریم ﷺ کے نزدیک حرام ہوتا تو آپ علیہ السلام حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو سننے کی اجازت نہ دیتے، بلکہ ان کو حکم دیتے کہ اس آلہ کو توڑ دیں۔ رہا حضور نبی کریم ﷺ کا اس سے پرہیز کرنا تو وہ ایسا تھا جیسے آپ ﷺ دنیا کے دیگر مباح کاموں سے اجتناب کرتے تھے۔ مثال کے طور پر آپ علیہ السلام نے تکیہ لگا کر کھانا کھانے سے بھی پرہیز کیا اگرچہ ایسا کرنا مباح ہے۔ اگر یہ حرام ہوتا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما حضرت نافع رحمہ اللہ تعالی کو بھی سننے نہ دیتے۔

اس استدلال کا جواب دو طریقے سے دیا گیا ہے:

---

[1]- ابن عابدین، ردالمحتار علی الدر المختار، ۱۵۳/۶۔

Ibn-e-Ābidīn, *Raddul Muhtār Alā Durril Mukhtār*, 153/6

[2]- ابن حزم، ابو محمد بن احمد، المحلیٰ، ط: دار الآفاق الجدیدۃ بیروت، ۶۲/۹۔

Ibn-e-Hazm, Abu Muhammad bin Ahmed, *Al Muhalla*, P: Darul Aafaq Al-Jadīdah Beirut, 62/9

[3]- بخاری، الجامع الصحیح، ۲۱۲۳/۵

Bukhari, , *Al-Jāme As-Sahīh,* 2123/5

[4]- ابو داؤد، السنن، ۶۹۹/۲

Abu Dawood, *As-Sunan*, 699/2

ا۔ نبی کریم ﷺ کے اقوال کی طرح ان کے افعال بھی حجت شرعیہ ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے دیں تا کہ موسیقی کی آواز ان تک نہ پہنچے تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو بھی ضمناً یہ حکم تھا کہ وہ بھی کانوں پر ہاتھ رکھ لیں۔ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جیسے صحابی رضی اللہ تعالی عنہ جن کو ناقل رسول کہا جاتا ہے اور جو ہر کام میں سنت رسول کا اہتمام کرتے ہیں، انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے ہوئے ان کے عمل کی پیروی نہیں کی ہوگی اور بعد میں نافع رحمہ اللہ کو بتانے کے لیے آپ علیہ السلام کی پیروی کر کے دکھا رہے ہوں گے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے دیں تا کہ اپنی امت کو بتائیں کہ آلات موسیقی کی آواز سننا حرام ہے۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اپنے کان بند کرنے کا نہیں کہا اور نہ ہی انہوں نے اپنے کان بند کیے۔ تو اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے لیے نبی کریم ﷺ کی طرف سے رخصت بھی سمجھا جا سکتا ہے تا کہ وہ آپ علیہ السلام کو اس آواز کے ختم ہونے کی اطلاع دے سکیں۔[1]

اس مسئلہ میں راجح قول جمہور علماء رحمہم اللہ تعالی کا ہے جو تمام آلات موسیقی کی حرمت کے قائل ہیں سوائے دف کے۔ ان کے قول کے راجح ہونے کے دلائل یہ ہیں:

ا۔ حضور ﷺ کی قولی حدیث کہ میری امت میں ایسے لوگ ضرور ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال قرار دیں گے۔ یہ حدیث اس معاملہ میں واضح اور صاف دلیل ہے کہ آلات موسیقی کی آوازیں حرام ہیں۔

۲۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۔ ڈفلی کے علاوہ آلات موسیقی کی حرمت کا قول احتیاط پر مبنی ہے اور شبہات سے پاک ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

> ''کوئی شک نہیں کہ حلال اور حرام واضح ہیں اور ان کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے۔ جو شبہات سے بچتا ہے وہ اپنے دین اور عزت دونوں کو محفوظ کر لیتا ہے اور جو شبہات میں پڑ جاتا ہے وہ حرام میں بھی گرتا ہے۔''[2]

۴۔ جو دلیل ابن حزمؒ نے پیش کی ہے آلات موسیقی کے جواز پر پہلے تو وہ حلت کے مفہوم پر واضح نہیں ہے۔ دوسرے وہ خود حرمت کی دلیل ہے کیونکہ اگر آلات موسیقی حلال ہوتے تو آنحضرت ﷺ کو کیا ضرورت تھی اپنے کانوں میں انگلیاں

---

[1]۔ ہیثمی، أبو عباس أحمد بن محمد، کف الرعاع، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت، ص: ۱۱۸، ۱۱۹

Haithmī, Ahmed bin Muhammad, *Kuff-ur-Ruā*, Beirut, Dār Al-Kutub Al Ilmiyah, p.118-119

[2]۔ مسلم بن حجاج قشیری، الجامع الصحیح، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، ۳/ ۱۲۱۹

Muslim bin Hujjāj Qashīrī, *Al-Jāme As-Sahīh*, Beirut, Dār Ihyā At-Turās Al-Arabī 1219/3

ڈالنے کی تا کہ وہ یہ آواز نہ سن سکیں۔اور پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو کیا ضرورت تھی کے وہ آپ علیہ السلام کے بعد اپنے غلام اور شاگرد نافعؒ کے سامنے ایسا کرتے۔

اس بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ آلات موسیقی کی آواز حرام ہے اور اشتہار کے اندر نہ تو پیش منظر میں اور نہ ہی پس منظر میں ان کی آوازوں کو استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

## غیر آلات موسیقی کی آوازوں کا اشتہار میں استعمال

آلات موسیقی کے علاوہ بھی ایسی چیزیں دنیا میں موجود ہیں جو کسی اور کام کے لیے بنائی گئی ہیں، لیکن ان سے آوازیں پیدا ہوتی ہیں، جیسے: گاڑی، ہوائی جہاز، بحری جہاز اور ٹرین وغیرہ۔ اب ان کی اور ان جیسی دوسری اشیاء کی اپنی خاص آوازیں ہیں، جن سے انسان ایسا مانوس ہے کہ جب بھی ان میں سے کسی کی آواز سنتا ہے تو اسی لمحے اس کو پہچان لیتا ہے کہ یہ کس چیز کی آواز ہے۔

جو آوازیں ان غیر آلات موسیقی سے نکلتی ہیں، ان کے سننے کے بارے میں کسی عالم سے انکار نہیں سنا گیا۔ مثال کے طور پر کسی عالم سے نہیں سنا گیا کہ گاڑی یا ٹرین کے انجن سے جو آواز آتی ہے اس کا سننا ناجائز ہے۔ لہذا یہ آوازیں علماء کرام کے نزدیک قدرتی آوازوں کی طرح جائز ہیں اور اگر ان آوازوں کو استعمال کیا جائے تو اس میں بھی کوئی محظور نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ فقہی قاعدہ ہے کہ اشیاء میں اصل ان کا مباح ہونا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ غیر آلات موسیقی کو اشتہار میں استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ اب یہ استعمال بھی پیش منظر میں ہو یا پس منظر میں دونوں کی اجازت ہوگی۔

### خلاصہ

۱۔ مرد کی آواز اشتہار میں استعمال کرنا جائز ہے، بشرطیہ کہ اس میں جھوٹ، فحش باتیں، غیبت اور کسی پر عیب نہ لگایا گیا ہو۔

۲۔ عورت کی آواز اشتہار میں استعمال کرنا اپنی ذات میں جائز ہے، بشرطیہ کہ فتنہ کا خوف نہ ہو، لیکن آج کل کے پر فتن دور میں اس طرح عورت کی آواز استعمال کرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے، کیونکہ اس کی آواز میں ترنم، لے، اتار چڑھاؤ اور نرمی پیدا کی جاتی ہے، تاکہ نفسانی خواہشات، جذبات اور شہوت کو شہ دی جاسکے۔

۳۔ جانوروں کی آوازیں اشتہار میں استعمال کرنا جائز ہے، سوائے ان جانوروں کی آوازوں کے جن سے اللہ تعالی نے دور رہنے کا حکم دیا ہے اور جن کی آواز کے وقت پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے، جیسے: خنزیر اور گدھا۔

۴۔ قدرتی آوازوں کو اشتہار میں استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ اصولِ شریعت ہے کہ اصل حکم چیزوں کے اندر جائز ہونا ہے۔

۵۔ مصنوعی آلات میں موسیقی اور لہو لعب کے آلات کی آوازیں حرام ہیں اور اشتہار کے اندر نہ تو پیش منظر میں اور نہ ہی پس منظر میں ان کی آوازوں کو استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

۶۔ غیر آلات موسیقی کی آوازیں اشتہار میں استعمال کرنے کی اجازت ہوگی، جیسے: گاڑی، ہوائی جہاز، بحری جہاز اور ٹرین وغیرہ کی آوازیں۔